سوال نمبر 1

درج ذیل میں سے ایک موضوع پر مضمون تحریر کریں۔

پاکستان پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات

کرہ ارض پر ایسے ان گنت قدرتی عوامل ہر آن برسرِ پیکار رہتے ہیں جن کی وجہ سے ہمارا ماحول مسلسل تبدیلیوں سے دوچار رہتا ہے۔ ماحول پر منفی اثرات کے حامل قدرتی عوامل کا حل تو خود قدرت کے پاس موجود ہے اور ان عناصر کے زیرِ اثر جو بھی ماحولی توازن میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو یہ بگاڑ خود کار نظام کے تحت متوازن حالت میں آ جاتا ہے کیونکہ یہ نہ صرف قدرت کا منشاء ہے بلکہ بقائے حیات اور قدرتی ماحول کے استحکام کا موجب ہے۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنے آرام و سکون کیلئے خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں اور اپنی ذہنی صلاحیتوں کی بدولت اپنے اردگرد کے ماحول میں تغیر و تبدل کیلئے کوشاں رہتا ہے اس نے اپنے سائنسی علوم اور تحقیقات کو بروئے کار لاتے ہوئے نت نئی دریافتیں اور بے شمار ایجادیں کیں جنہوں نے دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ کائنات کا اصول ہے کہ فطرت کی تباہی کبھی ترقی کی بنیاد نہیں بن سکتی۔

انسان کی اپنی بنائی ہوئی دنیا جس میں صنعتوں کی توسیع پسندی کے رجحان، ٹرانسپورٹ کا بے جا استعمال، بھٹیوں سے اٹھتا دھواں، ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے تناسب کا بڑھنا، ان تمام عوامل نے قدرت

کے توازن میں بگاڑ قائم کر دیا ہے جس کی وجہ سے سال کے درجہ حرارت
میں اضافہ ہوا ہے ۔ جسے عرف عام میں گلوبل وارمنگ کا نام دیا گیا ہے
گلوبل وارمنگ کی ایک بڑی وجہ گرین ہاؤس گیسوں کی بڑے پیمانے پر
اخراج ہے ۔ اقوام متحدہ کے موسمیاتی ادارے (WMO) کی تازہ
رپورٹ کے مطابق گزشتہ آٹھ برس تاریخ کے گرم ترین سال تھے
جب سطح سمندر میں اضافے اور سمندری حدت نے نئی بلندیوں کو
چھوا ۔ ماحول میں بہت بڑی مقدار میں پائی جانے والی گرین ہاؤس
گیسوں کے باعث پورے کرہ ارض پر زمین، سمندروں اور فضا میں
تبدیلیاں رونما ہوئیں ۔ مزید براں زمین کا درجہ حرارت کم رکھنے بڑھنے
(حدت میں اضافے کو 1.5 ڈگری سیلسیس تک محدود) بڑے پیمانے
پر کوشش کی جائے گی ۔

موسمیاتی تبدیلی کے باعث پاکستان کو کئی
مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اقوام متحدہ کے سربراہ نے جنرل اسمبلی
سے خطاب کرتے ہوئے کہا موسمیاتی تبدیلی کے اثرات اور اس کی ذمہ
داری کے حوالے سے پاکستان کے لوگ سخت ناانصافی کا شکار ہیں ۔ دنیا بھر
میں گرین ہاؤس گیسوں کے مجموعی اخراج میں پاکستان کا حصہ ایک
فیصد سے بھی کم ہے لیکن یہ انسان کے ہاتھوں رونما ہونے والی
موسمیاتی تبدیلی کی بہت بھاری قیمت ادا کر رہا ہے ۔

موسمیاتی تبدیلی کے باعث پاکستان سیلاب جیسی
آفت کا شکار ہے ۔ پاکستان میں سیلاب کی وجہ گلیشیئرز کا پگھلنا
اور بے موسمی بارشوں کا ہونا ہے پاکستان میں گلیشیئر کے
پگھلنے سے سیلاب کی شرح 300 گنا بڑھ گئی ہے 2010 کے سیلاب
کے نتیجے میں 20 ملین لوگ متاثر ہوئے تھے لیکن 2022 کے سیلاب
کے نتیجے میں لگ بھگ 40 ملین لوگ متاثر ہوئے ہیں 2010 کے
کے سیلاب میں دو ملین ایکڑ اراضی پر کھڑی فصلیں تباہ ہوئی

Scanned with CamScanner

پچھلے سال 2022 کے سیلاب کے نتیجے میں چار ملین ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہوئی ہیں۔ پورے پاکستان کا 90 فیصد جبکہ موجودہ صورتحال میں 38 فیصد علاقہ متاثر ہوا ہے۔ 17 لاکھ لوگوں کے گھر تباہ ہوئے اور 1400 کے قریب انسان لقمہ اجل ہوئے جانی انسان کے ساتھ ساتھ مویشیوں، عمارتوں، سڑکوں، عمارات، آبپاشی کا نظام بھی درہم برہم ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں پاکستانی معیشت تباہی کا شکار ہوئی ہے۔ افراط زر کی شرح زیادہ ہو رہی ہے۔ بنیادی طور پر G-20 ممالک موسمی تبدیلیوں کے ذمہ دار ہیں مگر اس کی قیمت ہم جیسے غریب ممالک کو بھگتنا پڑ رہی ہے ہمارا شمار ان دس ممالک میں ہوتا ہے جن پر ان تبدیلیوں کے مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

موسمیاتی تبدیلی کی ایک بڑی وجہ بے جا کھادوں سپرے کا استعمال ہے جو کہ زرعی اجناس کو آلودہ کر دیتا ہے اس کے ساتھ ساتھ کوئلہ، تیل، ایندھن کا غیر ضروری استعمال ماحول میں لیڈ کی مقدار کو زیادہ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے سانس، پھیپھڑوں کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ نکاسی آب کی عدم دستیابی کی وجہ سے 40 لاکھ کے قریب بچے زندہ رہنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ (unicef Report)

موسمیاتی تبدیلی کی ایک اہم وجہ درختوں کا بے جا کٹاؤ ہے۔ درخت ایک آرگن کا کام کرتے ہیں فطرت ایسے۔ اگر ان درختوں کو چند مافیا گروپ ایسے کاٹ دیا جائے تو پاکستان کی آب و ہوا مزید آلودہ ہو جائے گی۔ لہذا حکومتی سطح پر مختلف پراجیکٹ شروع کیے گئے ہیں جو کہ درختوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ مزید نئے پودے درخت لگانے کے لیے کوشاں ہیں۔ اس

Scanned with CamScanner

تیس ملین ڈالر۔ 2022 کے سیلاب کے نتیجے میں چار ملین ایکڑ پر کھڑی
فصلیں تباہ ہوئی ہیں۔ پہلے پاکستان کا 20 فیصد جبکہ موجودہ
صورتحال میں 38 فیصد علاقہ متاثر ہوا ہے۔ 17 لاکھ لوگوں
کے گھر تباہ ہوئے اور 1400 کے قریب انسان لقمہ اجل ہوئے جانی
انسان کے ساتھ ساتھ مویشیوں، عمارتوں، سڑکوں، عمارات، آبپاشی
کا نظام بھی درہم برہم ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں پاکستانی معیشت
تباہی کا شکار ہوئی ہے۔ افراط زر کی شرح زیادہ ہو رہی ہے۔
بنیادی طور پر G-20 ممالک موسمی تبدیلیوں کے ذمہ دار ہیں مگر
اس کی قیمت ہم جیسے غریب ممالک کو بھگتنا پڑ رہی ہے ہمارا شمار
ان دس ممالک میں ہوتا ہے جن پر ان تبدیلیوں کے مضر اثرات
مرتب ہوتے ہیں۔
موسمیاتی تبدیلی کی ایک بڑی وجہ بے جا کھادوں
سپرے کا استعمال ہے جو کہ زرعی اجناس کو آلودہ کر دیتا ہے
اس کے ساتھ ساتھ کوئلہ، تیل، ایندھن کا غیر ضروری استعمال
ماحول میں لیڈ کی مقدار کو زیادہ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے
سانس، پھیپھڑوں کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ نکاسی آب
کی عدم دستیابی کی وجہ سے 40 لاکھ کے قریب بچے زندہ
رہنے کی جدوجہد کر رہے۔ (unicef Report)
موسمیاتی تبدیلی کی ایک اہم وجہ درختوں
کا بے جا کٹاؤ ہے۔ درخت ایک آرگن کا کام کرتے ہیں
فطرت کیلئے۔ اگر ان درختوں کو چند مافیا گروپ اپنے لیے
کاٹ دیا جائے تو پاکستان کی آب و ہوا مزید آلودہ ہو جائے
گی۔ لہذا حکومتی سطح پر مختلف پراجیکٹ شروع کیے گئے
ہیں جو کہ درختوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ
مزید نئے پودے درخت لگانے کیلئے کوشاں ہیں۔ اس

Scanned with CamScanner

سلسلے میں بلین ٹری سونامی ، ٹین بلین ٹری ، گرین کلین پنجاب
گرین انرجی ، جیسے منصوبے شروع کیے گئے ہیں ۔ ضرورت اس امر
کی ہے کہ ہم اپنے ماحول کو صاف رکھیں ۔

موسمیاتی تحفظ کیلئے حکومتی سطح پر کئی
اقدامات زیرِ عمل میں لائے جا رہے ہیں ۔ اس سلسلے میں دبئی میں
جاری اقوام متحدہ کی موسمیاتی تبدیلی پر کانفرنس کاپ 28 میں
پاکستانی وزیر اعظم نے شرکت کی اور پاکستان کو موسمی تبدیلیوں کی
وجہ سے پیش آنے والے مسائل کو زیرِ بحث لایا گیا اور 2050 تک
گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں واضح کمی لانے کے اقدامات پر عملدرآمد
کرنے کا کہا گیا

نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی آف پاکستان بھی
موسمیاتی تبدیلیوں کے سبب آنے والی آفات اور ہنگامی حالات
سے نمٹنے کے لیے کوشاں ہے ۔ عوامی سطح پر موسمیاتی تبدیلی کے اسباب
اور اثرات کو لوگوں تک پہنچانا ۔ ان میں آگاہی مہم چلانا ،
صنعتی اور متعلقہ سرکاری اداروں کے سٹاف کو تربیت دینا کہ کس
طرح وہ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھ سکتے ہیں ۔

انفرادی و اجتماعی طور پر

ہمیں چاہیے کہ ہم بڑھتی ہوئی خواہشات کو محدود کریں ۔ فطرت
کو دیتے ہیں لینے کی کوشش نہ کریں ۔ پلاسٹک کے لفافوں
اور اس سے بنی ہوئی اشیاء کے استعمال کو کم سے کم کریں
پانی کو ضائع ہونے سے روکیں اور اگر ممکن ہو تو صاف پانی کو
ری سائیکل کرنے کی کوشش کریں ۔ شہری جگہوں کیلئے شراکتی
سواری کو ترجیح دیں ۔ انفرادی سواری کو ترک کریں ۔
گھروں میں سولر انرجی استعمال کریں اور بجلی کے استعمال کو
کم سے کم رکھیں گندگی نہ پھیلائیں ۔ کوڑے کرکٹ کو

Scanned with CamScanner

بہروقت تلف کریں - ناقابل تلف چیزوں کے استعمال سے گریز کریں۔ زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور کلورو فلورو کاربن والی گیسوں کے اخراج والی چیزوں کا استعمال کم سے کم کریں اور اپنی ٹیکنالوجی کو بہتر سے بہتر کریں تاکہ ماحول دوست مشینری استعمال کی جا سکے۔

سوال نمبر 2

درج ذیل اقتباس کی تلخیص کیجیے

امریکی یونیورسٹی ڈیلاویئر سے شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق انسانوں کی وجہ سے ہونے والی موسمیاتی تبدیلیوں نے دنیا کی معیشت پر گہرا اثر ڈالتے ہوئے اقتصادی پیداوار میں 63% کمی کی ہے۔ رپورٹ دنیا کے مختلف شعبہ جات مثلاً زراعت، تجارت وغیرہ کو متاثر کرتے ہوئے پیش کی گئی ہے۔

سوال نمبر 3

درج ذیل جملوں کی درستگی کیجیے

1- مجھے ایک ڈراؤنا خواب آیا

2- امتحان میں فیل ہو گیا

3- میں نے آج کا اخبار پڑھا

4- جو ہے کثرت سے مررہے ہیں۔
5- جی چاہے تو آجاؤں گا
6 نہ کھانا کھایا نہ ہی پانی پیا
7 انھوں نے مجھ سے کہا
8 مجھے جانا ہے
9 وہ بیرملا سڑک کے کنارے کھڑا ہے
10 آپ کب آئیں گے

سوال نمبر 4

پانچ محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔

(الف) بے پر کی اڑانا

علی نے جلسے میں کوئی فائدہ مند بات نہ کی بلکہ بے پر کی اڑاتا رہا۔

(ج) پگڑی اچھالنا

اس کی چوری کی عادت نے والد کی پگڑی اچھال دی

(ہ) حرف آنا

ہمیں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے ملک کی عزت میں حرف آئے

(د) ہوائیاں اڑانا

پاکستانی فوج نے بار بار دشمن کی ہوائیاں اڑا دی

(د) دانہ پانی اٹھنا

جب دانہ پانی ہی اٹھ جائے تو ڈاکٹر حضرات کیا کر سکتے ہیں۔ دنیا

(ح) خمیازہ اٹھانا

اسے اپنی لاپرواہی کا خود ہی خمیازہ اٹھانا پڑے گا

سوال نمبر 5

(ب) مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے
نظارے کی ہوس ہو تو لیلیٰ بھی چھوڑ دے

شاعر کا نام: علامہ اقبال

تشریح: اس شعر میں شاعر حقیقی عشق اور مجازی عشق کا موازنہ کر رہا ہے کہ مجنوں لیلیٰ کا عشق محبت جو کہ ہر خواص و عام پر جاری تھا۔ مجنوں نے لیلیٰ کیلئے شہر تک چھوڑ دیا تھا۔ اس کی ایک جھلک کیلئے اس نے اپنی تمام عیش و عشرت آرام کو ترک کر دیا تھا۔ ایک دنیاوی محبت

کیلئے ہم اپنی محبت کو ترک کر سکتے ہیں تو وہ لوگ جو حقیقی عشق میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کو اپنی پیاری یعنی اپنی خواہشات کو مار دینا چاہیے۔ اور ہر دم صرف اور صرف اسی کی خوشنودگی کیلئے کوشاں رہنا چاہیے۔

اگر کوئی انسان چاہتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع کر دے اس کے منہ سے نکلنے والا ہر لفظ اس کا ہر اٹھتا ہوا قدم صرف اور صرف اللہ کی رضا کیلئے ہی ہو۔

دنیاوی عشق میں اگر انسان زمان و مکاں سے بے خبر ہو کر محبوب بن سکتا ہے تو وہ خدا جو کہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اسکی خوشنودگی کیلئے انسان کو دنیا ہر قسم کی ظاہری باطنی خواہشات کو ترک کر دینا چاہئیے۔

انسان کو چاہیئے کہ اپنی تمام تر خواہشات اس کے تابع کر دے۔

اسی میں انسان کی بقا اور بہتری ہے۔ کیونکہ اس کائنات میں آنے کا مقصد صرف اور صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ اگر کوئی انسان اللہ کی طرف ایک قدم چل کر جاتا ہے تو اللہ اسکی طرف دس قدم چل کر آتے ہیں۔ لہذا ہمیں اپنی زندگی کا محور صرف اور صرف اللہ کی ذات اقدس کو رکھنا چاہیے۔

(الف)

قید میں یعقوب نے لی گو نہ یوسف کی خبر
لیکن آنکھیں روزن دیوار زنداں ہو گئیں

شاعر کا نام :

تشریح

حضرت یعقوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور پیغمبر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک لخت جگر حضرت یوسف کی جدائی کے ذریعے آزمایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب بے پناہ پیار کرتے تھے۔ اس حسد کی ضد میں آکر ان کے سوتیلے بھائیوں نے حضرت یوسف کو والد کی نظروں سے اوجھل کرنے کا سوچا۔ اور ان کو کنعان سے کچھ فاصلے کی دوری پر ایک کنوئیں کے اندر دھکیل دیا۔

لیکن بحکم خداوندی ان کو ایک قافلے نے نکال دیا اور اپنے ساتھ لے گئے اور عزیز مصر کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ ادھر کچھ سال خدمت کے بعد حالات اس طرح کے ہوئے کہ آپ کو قید ہو گئی۔

اس سارے عرصے میں حضرت یعقوب آپ کی جدائی میں آہ و گریاں کرتے رہے اور اس قدر روئے کہ ان کی آنکھیں نابینا ہو گئیں لیکن ان کو اپنے بیٹے کو دیکھنے کیلئے ظاہری آنکھوں کی ضرورت نہیں تھی۔

اس شعر کے سمجھے ایک بہت بڑا مفہوم بیان ہے کہ ضروری نہیں کہ جن لوگوں کو ہم اپنا محبوب جانتے

میں ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے رہتے ہیں ان کے حال احوال جاننے کے لئے ہمیں دل کی آنکھوں سے دیکھنا چاہئے اگر دل کو دل سے راہ ہو تو رابطوں کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ دل خود ہی اپنا رستہ بنا لیتے ہیں۔

(د) میری طرح سے مہ و مہر بھی ہیں آوارہ
کسی حبیب کی یہ بھی ہیں جستجو کرتے

شاعر کا نام:

تشریح:

اس شعر میں شاعر بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ ہر چیز کی پیدائش کا مقصد بیان کر رہا ہے۔ جس طرح سورج، چاند ستارے اللہ تعالیٰ نے بے مقصد نہیں بنائے۔ وہ کسی نہ کسی نظام کے اندر رہ کر خاص مداروں اور وقفوں میں گردش کر رہے ہیں ان کی پیدائش ان کی گردش کا مقصد ہے موسموں میں تبدیلیاں، دن رات میں تبدیلیاں انہی کی مرہون منت ہے۔

بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے تو وہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ ان کو کسی نہ کسی محبوب کی تلاش میں پیدا کیا ہے یہاں محبوب سے مراد مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو کوئی نہ کوئی مقصد حیات عطا کیا ہے اب ہر انسان پر

ہے وہ کس رشتے پر اپنی زندگی کو چلاتا ہے۔ بطور مسلمان ہماری زندگیوں کا مقصد صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ اس مقصد کو ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

سوال نمبر 6

درج ذیل عبارت کا اردو میں ترجمہ کریں۔

کمپیوٹر سائنس اور کمپیوٹر میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ آرٹیفیشل انٹیلیجنس اور مشین لرننگ میں موجودہ ترقی کی وجہ سے یہ اصطلاح بہت مقبول ہو گئی ہے۔

مشین لرننگ آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی وہ شاخ ہے جو کہ روزمرہ کے معمول کے کام سرانجام دیتی ہے اور انسانوں کی نسبت زیادہ ماہر تصور کی جاتی ہے۔